بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامحرم اچانک سامنے آجائے، تو کیا عورت کو گناہ ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر گھر میں کوئی نامحرم مرد اچانک سے آجائے اور عورت کو سر یا کلائی چھپانے کا موقع ہی نہ ملے اور وہ نامحرم شخص عورت کے اِن اعضا کو دیکھ لے، تو کیا ایسی صورت میں عورت کو گناہ ہوگا؟

جواب

شریعتِ مطہرہ کا حکم ہے کہ جب کوئی شخص دوسرے کے گھر میں داخل ہونا چاہے، تو پہلے صاحبِ خانہ سے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے۔ اجازت کے بغیر دوسرے کے گھر میں داخل ہونا شرعاً جائز نہیں۔ یہی حکمِ قرآنی ہے اور احادیثِ مبارکہ میں بھی اس کی واضح تعلیم موجود ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہی گھر میں والدہ، جوان بہن بیٹی کی موجودگی میں داخل ہوتے وقت بھی اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم دیا ہے، جس کا مقصد اپنی آمد کی اطلاع دینا ہے، جو کھانسنے، قدموں کی آہٹ پیدا کرنے، دروازہ کھٹکھٹانے، یا فی زمانہ ڈور بیل بجانے وغیرہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یونہی شریعت مطہرہ نے تو اجازت لینے کا ادب یہ بیان کیا ہے کہ بالکل دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو کہ کہیں دروازے کے سوراخ وغیرہ سے، یا پردہ ہٹتے ہی، یا دروازہ کھلتے ہی گھر میں موجود عورتوں سے بے پردگی نہ ہو جائے۔

اب سوال کی طرف آتے ہیں کہ اگر کوئی نامحرم اچانک گھر میں داخل ہو جائے جس کی وجہ سے عورت کو اپنے اعضائے ستر چھپانے کا موقع نہ مل سکے اور بے پردگی ہو جائے، تو اس صورت میں عورت پر گناہ ہوگا یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورت پر گناہ کا مدار اس بات پر ہوگا کہ پردے کے معاملے میں عورت کی طرف سے کوئی کوتاہی، غفلت اور بے احتیاطی پائی گئی ہے یا نہیں؟

(1) اگر عورت کی طرف سے کوئی غفلت، کوتاہی یا بے احتیاطی موجود ہو، مثلاً کسی نامحرم کو گھر آنے کی اجازت دیدی اور پھر بھی پردے کا اہتمام نہیں کیا؛ یا گھر میں پہلے سے کوئی نامحرم مہمان موجود ہو اور عورت ایسی جگہ ہو کہ وہاں نامحرم کے آجانے، یا وہاں سے عورت پر اس کی نظر پڑنا ممکن ہو؛ یونہی جوائنٹ فیملی میں جیٹھ، دیور کی موجودگی کے باوجود عورت کا اپنے ستر کے معاملے میں لاپرواہی برتنا، یہ سب اس طرح کی صورتیں ہیں جو غفلت اور کوتاہی میں شمار ہوتی ہیں۔ ان صورتوں میں، یا کوتاہی و غفلت کی مزید کسی صورت میں اگر کسی نامحرم کی نظر عورت کے اعضائے ستر پر پڑ جائے تو عورت گنہگار ہوگی کہ یہ اُس کی غفلت ولاپرواہی کا نتیجہ ہے۔

(2) اگر عورت کی طرف سے کوئی غفلت، کوتاہی اور بے احتیاطی کی صورت نہ ہو اور نامحرم شخص اچانک گھر میں داخل ہو جائے کہ عورت کے لیے فوری طور پر پردہ کرنا، ممکن نہ ہو، تو اس غیر اختیاری حالت پر عورت کو کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن پھر اگر عورت اسی حالت میں نامحرم کے سامنے رہے گی، تو اب یہ عورت کے اپنے اختیار سے بے پردگی ہوگی اور اس پر گناہ ہوگا۔

بغیر اجازت دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کی ممانعت سے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَاؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (27) ترجمہ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت مان لو۔ (پارہ 18، سورۃ النور: 27)

اس آیت کے تحت علامہ عبد الرحمن بن علی جوزی (متوفی 597ھ) "زاد المسیر فی علم التفسیر" میں فرماتے ہیں: "ولا يجوز أن تدخل بيت غيرك إلا بالاستئذان، لهذه الآية" ترجمہ: اس آیتِ مبارکہ کی وجہ سے تمہارے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ تم اپنے گھر کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل ہو جاؤ۔ (زاد المسیر فی علم التفسیر، جلد 3، صفحہ 288، دار الکتاب العربی، بیروت)

حدیث پاک میں بھی دوسروں کے گھروں میں اجازت لے کر ہی داخل ہونے اور اجازت نہ ملنے پر لوٹ جانے کا حکم ہے، چنانچہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد کی حدیث مبارکہ ہے: "واللفظ لابی داؤد: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا استأذن أحدكم ثلاثا فلم يؤذن له فليرجع" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت مانگے اور اجازت نہ دی جائے تو واپس لوٹ جائے۔ (سنن ابی داؤد، جلد 4، صفحہ 345، رقم الحدیث: 5180، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

اپنے گھر میں بھی محارم عورتوں کی موجودگی میں اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے، چنانچہ مؤطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مراسیل لابی داؤد میں حدیث پاک ہے: (واللفظ للاول): "عن عطاء بن يسار، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سأله رجل، فقال: يا رسول الله، أستأذن على أمي؟ فقال: نعم، قال الرجل: إني معها في البيت، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: استأذن عليها، فقال الرجل: إني خادمها، فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم: استأذن عليها، أتحب أن تراها عريانة؟ قال: لا، قال: فاستأذن عليها" ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے کے لیے اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کی: میں تو گھر میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر بھی اس سے اجازت لے کر جاؤ۔ اس نے کہا: میں تو اس کی خدمت کرنے والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (پھر بھی) اس سے اجازت لے کر جاؤ۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ حالت میں دیکھو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اس سے اجازت لے کر جایا کرو۔ (مؤطا امام مالک، جلد 2، صفحہ 141، موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح" میں فرماتے ہیں: "(علی أمي): وفي معناها بقية المحارم نسبا ورضاعا ومصاهرة إلا الزوجة" ترجمہ: (اپنی ماں کے پاس جانے کے لیے اجازت لوں) اور ماں کے حکم میں باقی تمام محارم بھی شامل ہیں، خواہ نسبی ہوں، رضاعی ہوں یا سسرالی رشتے کے سبب محرم ہوں، سوائے بیوی کے (کہ وہ اس حکم سے جُدا ہے)۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 2962، دار الفکر، بیروت)

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ "مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح" میں فرماتے ہیں: "اس اجازت میں یہ آسانی ہے کہ صرف کھانس دینا، پاؤں کی آہٹ کر دینا، کنڈی بجا دینا، مٹھار دینا (کھنکھارنا) کافی ہوگا۔ باقاعدہ سلام کر کے اجازت لینا ضروری نہ ہوگا۔ (مرقات) کسی طرح اپنی آمد کی اطلاع کافی ہوگی۔ سبحان اللہ! کیسی پیاری وجہ بیان ہوئی کہ چونکہ ماں کا ستر دیکھنا حرام ہے اور بے اجازت داخل ہونے میں اس کا اندیشہ ہے، لہذا اطلاع کر کے آنا چاہیے، ہاں اگر گھر میں صرف بیوی ہو تو اطلاع کی ضرورت نہیں کہ بیوی سے حجاب نہیں۔" (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 285، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

تبیین الحقائق میں ہے: "دخول دار إنسان بغير إذنه حرام" ترجمہ: کسی شخص کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر داخل ہونا حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 3، صفحہ 123، مطبوعۃ، قاہرۃ)

بدائع الصنائع میں ہے: "(وأما) حكم الدخول في بيت الغير فالداخل لا يخلو إما أن يكون أجنبيا أو من محارمه فإن كان أجنبيا فلا يحل له الدخول فيه من غير استئذان لقوله تبارك وتعالى ﴿يا ايها الذين آمنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا و تسلموا على اهلها﴾ (النور: 27)....وسواء كان السكن في البيت أو لم يكن لقوله تعالى ﴿فان لم تجدوا فيها احدا فلا تدخلوها حتى يؤذن لكم﴾ (النور: 28)...وإن كان من محارمه فلا يدخل بغير استئذان أيضا... لعموم النص الذي تلونا ولو دخل عليها من غير استئذان فربما كانت مكشوفة العورة فيقع بصره عليها فيكرهان ذلك...و كذا روي عن حذيفة رضي الله عنه أن رجلا سأله فقال أستأذن على أختي؟ فقال رضي الله عنه إن لم تستأذن رأيت ما يسوءك إلا أن الأمر في الاستئذان على المحارم أيسر وأسهل لأن المحرم مطلق النظر إلى موضع الزينة منها شرعا" ملتقطاً۔ ترجمہ: اور دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کا حکم یہ ہے کہ داخل ہونے والا شخص یا تو اجنبی ہوگا یا محرم ہوگا۔ اگر اجنبی ہو تو اس کے لیے بغیر اجازت گھر میں داخل ہونا جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کر لو۔ (النور: 27)۔۔۔ اور برابر ہے کہ گھر میں رہائش ہو یا نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے فرمان کی وجہ سے کہ پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے۔۔۔ اور اگر داخل ہونے والا محرم ہو تو بھی بغیر اجازت داخل نہ ہو، کیونکہ نص عام ہے۔ اور اگر وہ بغیر اجازت داخل ہوجائے تو ممکن ہے کہ اس کا ستر کھلا ہوا ہو، تو اس کی نظر اس پر پڑجائے اور یہ دونوں کے لیے ناپسندیدہ ہوگا۔۔۔ اور اسی طرح حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا میں اپنی بہن سے اجازت لوں؟ انہوں نے فرمایا: اگر تم اجازت نہ لوگے تو ایسی چیز دیکھ لوگے جو

تمہیں ناگوار گزرے گی۔ البتہ محارم کے معاملے میں اجازت لینا نسبتاً آسان اور ہلکا حکم ہے، کیونکہ شرعاً محرم کو ان کے (بعض) زینتی اعضاء کو دیکھنے کی اجازت ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاستحسان، جلد5، صفحہ 125، 124، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بغیر اختیار کے بے پردگی ہو جائے تو گناہ نہیں، البتہ قصداً بے پردگی پر گناہ ہوگا۔ چنانچہ سنن ابی داوٗد، سنن ترمذی، مسند احمد میں ہے: (و اللفظ للاول): "عن ابن بريدة عن أبيه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي: "يا علي، لا تتبع النظرة النظرة، فإن لك الأولى، وليست لك الآخرة"" ترجمہ: حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! نظر کے پیچھے نظر نہ لگاؤ، کیونکہ پہلی نظر تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے لیے نہیں ہے۔ (سنن ابی داوٗد، جلد2، صفحہ 358، رقم الحدیث: 2149، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث کی شرح میں امام حسین بن محمود شیرازی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "المفاتیح شرح المصابیح" میں فرماتے ہیں: "قوله: لا تتبع النظرة النظرة؛ فإن لك الأولى، وليست لك الآخرة؛ يعني: إذا وقع نظرك إلى امرأة بغير اختيارك فاحفظ نظرك، ولا تنظر إليها مرة أخرى؛ فإن لك النظرة الأولى؛ يعني: لا إثم عليك في النظرة الأولى؛ لأنها لم تكن باختيارك، وليست لك النظرة الأخيرة؛ يعني: يكون عليك إثم بالنظرة الأخيرة؛ لأنها باختيارك" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان: "نظر کے پیچھے نظر نہ لگاؤ؛ کیونکہ پہلی تمہارے لیے ہے اور دوسری تمہارے لیے نہیں" یعنی اگر تمہاری نظر بغیر اختیار کے کسی عورت پر پڑ جائے تو اپنی نظر کو محفوظ رکھو اور دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھو، کیونکہ پہلی نظر تمہارے لیے ہے، یعنی پہلی نظر پر تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ وہ تمہارے اختیار سے نہیں تھی، اور دوسری نظر تمہارے لیے نہیں، یعنی دوسری نظر پر گناہ ہوگا کیونکہ وہ تمہارے اختیار سے ہوتی ہے۔ (المفاتیح شرح المصابیح، جلد4، صفحہ 24، مطبوعہ دار النوادر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1235

تاریخ اجراء: 02 محرم الحرام 1447ھ/18 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net